ساتھ وہ ایسے مردانِ کار تیار کرے گا جو جدید دور کے تقاضوں کا بہتر اور مثبت جواب بن سکیں ــــ کتاب وسنت تو قدیم ہیں، لیکن ان کی تدریس کو جدید بنایا جانا چاہیے ــــ عربی ادب کے ہر فن میں، تخلیق میں، تحقیق میں اور تنقید میں ایسے رجال تیار ہونے چاہئیں کہ جن کے ذریعہ اسلامی ادب اہلِ علم اور عامۃ الناس کے ہاتھ لگے تاکہ وہ سلفی فکر اپنانے پر مجبور ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ طلباء جامعہ کے لیے عصری تعلیم اور جدید علوم وفنون کا بھی انتظام ہونا چاہیے۔ ورنہ ان کی روح کی غذا کا تو کسی حد تک سامان ہو جائے گا مگر مادی زندگی کے تقاضے تشنہ رہیں گے ــــ جس کے لیے اگر انھیں عملی زندگی میں دوسروں کا دستِ نگر ہونا پڑا تو دینی تعلیم کے اعلیٰ مقاصد حاصل نہ ہو سکیں گے ــــ

ــــ والسلام !

پروفیسر غلام نبی عارف گورنمنٹ کالج باغبانپورہ

لاہور

شعر وادب ــــ جناب (پروفیسر) اسرار احمد سہاوری

حمدیہ تغزل

یادنے جب تری سینے میں جگہ پائی ہے
کتنی خوشبو سی مرے دل میں اُتر آئی ہے

دل رُبا کتنی ترے در کی جبیں سائی ہے
قابلِ دید تری شانِ پذیرائی ہے

ہر بُنِ مو سے مرے تیری صدا آئی ہے
جب بھی پیغام ترا بادِ صبا لائی ہے

تابِ نظارہ کہاں دید کو میری تھی مگر
تیری ممنون کرم آنکھ کی بینائی ہے

ہم کو اغیار کے احسان کا اب ہوش کہاں؟
دل رہینِ کرمِ حُسن شناسائی ہے

جوئے خوں آنکھ سے باہر نہ نکلنے پائے
عشق کے ضبط کی اس میں بڑی رُسوائی ہے

اس کی یادوں کا بسیرا ہے یہاں پر اسرار
اس لیے رشک کے قابل مری تنہائی ہے